نعت

تھا امن شہر میں نہ سکوں کا تھا دیار میں ── مخلوق مبتلا تھی عجب انتشار میں
منزل تھی سامنے نہ کوئی منزل آشنا ── انساں بھٹک رہا تھا اندھیرے غبار میں
ہر حکمراں تھا ظلِ الٰہی بزعمِ خویش ── جمہور مبتلا تھے غمِ روزگار میں
باطل اس انہماک سے سرگرمِ کار تھا ── حق بے نشاں تھا عالمِ ناپائدار میں
ابلیس اگر تھا فرطِ مسرت سے خندہ زن ── جبریل چپ تھے عالمِ صد اضطرار میں

تجھ پر درود، لاکھوں درود اے مہِ عرب ﷺ
تیرے طفیل آئی بہار اس دیار میں

پھر آسماں سے بارشِ لطف و کرم ہوئی ── پھر جوش آیا رحمتِ پروردگار میں
پھر چشمۂ سکون و مسرت ابل پڑا ── پھر زمزمے بکھرنے لگے سبزہ زار میں
پھر جوش و انبساط سے ماحول پُر ہوا ── پھر شادیانے بجنے لگے ہر دیار میں
پھر خامشی کو قوتِ گفتار مل گئی ── پھر زندگی سی دوڑ گئی مرگ زار میں
تاریکیوں کا راج زوال آشنا ہوا ── تو نے اذانِ صبح جو دی کفر زار میں

تجھ پر سلام، لاکھوں سلام اے رسولِ پاک ﷺ
دنیا تڑپ رہی تھی ترے انتظار میں

عارف سیالکوٹی